حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کا مکتوب اور ایک عقیدتمند کا جواب (منظوم)

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد الحق رح کو اللہ تعالیٰ نے اوّل روز سے عظمت اور محبوبیت عطا فرمائی تھی۔ اساتذہ، علماء، صلحاء، دانشوروں، طلبہ اور عامۃ المسلمین تمام طبقوں میں یکساں طور پر محبوب تھے، جس کا اندازہ اُن کثیر مکاتیب سے بھی لگایا جاسکتا ہے جو حضرۃ شیخ الحدیث رح کے نام ملک و بیرونِ ملک سے لکھے گئے ہیں جنکی ترتیب، تحشیہ، کتابت اور پھر اشاعت کا اہتمام بھی کیا جارہا ہے۔ حضرۃ مولانا سمیع الحق مدظلہ صدر موتمر المصنفین کی نگرانی میں علماء کی ایک ٹیم ہمہ تن اس کام پر لگی ہوئی ہے اور اس خصوصی نمبر کی اشاعت کے بعد دوسرا مرحلہ مشاہیر کے مکاتیب کی اشاعت کا ہوگا۔ انشاء اللہ ــــــ ذیل میں عبد الوہاب شبنم کا ایک منظوم مکتوب نذر قارئین ہے جس میں انہوں نے حضرۃ شیخ الحدیث رح کے مکتوب کا جواب دیا ہے اور اپنی عقیدت، جذبات اور خلوص و محبت کا اظہار کیا ہے، جس پر ۳۰ شوال م ۱۳۷۴ھ / ۱۰ جون ۱۹۵۵ء کی تاریخ درج ہے۔

بر و اے نامہ سوئے آں یگانہ — کہ مثلش ہست کم اندر زمانہ
بہ پیشش عرض تسلیمات ما کن — بصد آداب عرض ما ادا کن
کہ شفقت نامۂ ایشاں رسیدہ — کلاہِ فخر تا کیواں رسیدہ
شدم حیران کہ من طاقت ندارم — کہ شکر لطف آں صاحب گذارم
چو ایں مسکین خود را یاد کردی — دلِ غمگین او را شاد کردی
چو شبنم چشمِ پُرنم یاد کردی — زغم ویراں دلش آباد کردی
ز دردِ ہجر قلبش بود برہم — شدہ مکتوبِ او برزخمِ مرہم
الٰہی نیز اورا شاد گرداں — ز ہر تکلیف غم آزاد گرداں
خزان از گلشنِ او دور بادا — ہمیشہ تازہ و معمور بادا
ز بادِ صرصرش ماموں بادا — ز دورانِ زماں مصئون بادا
حیاتِ جاوداں دہ باغباں را — کہ دائم پرورد ایں بوستاں را
بحقانیہ جاں را وقف کردہ — گرامی عمر بروے صرف کردہ
فیوضاتش بہر سویت رسیدہ — کمالاتش بہر جہت رسیدہ
ندارد مثل در علم و فضیلت — تملق نیست میگویم حقیقت
ہمہ عالم ثنا خوانیش بینم — بہر کس وقف احسانیش بینم
مزین او باوصافِ حمیدہ — منور او باخلاقِ سعیدہ
برائے بلبلاں تازہ است گلشن — پئے پروانہ شمع اوست روشن
بلے اوصاف او از حد بروں است — دریں دفتر نمی گنجد فزوں است

(علی) بس کن بیانت طول گردد
بیان طول کے مقبول گردد